لطیفہ ۴۲

خواب کی تعبیر کا بیان

قال الاشرفؒ :

التعبیر ما یعبرمن الرو یا بمقتضی حال یعنی سید اشرف جہاں گیرؒ نے فرمایا، تعبیر کے معنی ایسی بات ظاہر کرنے کے ہیں جو خواب میں دیکھے گئے واقعے کے مطابق ہو۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ اہل ریاضت ومجاہدہ کے خواب کی تعبیر اربابِ دولت کے خواب سے مختلف قسم کی ہوتی ہے خواہ دونوں کا خواب یکساں ہی کیوں نہ ہو۔ ہر گروہ کے خواب کی تعبیر مختلف ہوتی ہے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ ایک شخص خواب کی تعبیر معلوم کرنے کے لیے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میں نے خواب دیکھا کہ میں ایک بہت سایہ دار درخت کے نیچے بیٹھا ہوا ہوں اور میں نے اس کے سائے سے فائدہ حاصل کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعبیر فرمائی کہ تمھیں بادشاہِ وقت سے دنیاوی فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک دوسرے شخص نے بعینہ یہی خواب جو ایک بادشاہ نے دیکھا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیان کیا۔ فرمایا، اس کا ملک اس کے ہاتھ سے چلا جائے گا لیکن تخت وہی رہے گا۔

فرماتے تھے کہ خواب کی تعبیریں بھی کئی قسم کی ہوتی ہیں۔ ایک قسم یہ ہے کہ خواب بیان کرتے وقت خواب دیکھنے والے کے جسمانی اعضا کی حرت کس طرف ہے۔ اگر دائیں جانب حرکت کرتے ہیں تو تعبیر اچھی ہوگی اگر اعضا کی حرکت بائیں جانب ہے تو بری ہوگی۔ اس تعبیر کو ''فعل السائل'' اور ''بالسمع'' بھی کہتے ہیں۔ ''تعبیر بالسمع'' کا تعلق تعبیر بتانے والے سے ہے کہ اس نے خواب سنتے وقت کیا سنا۔ اگر اس نے مبارک بات جیسے اذان کی آواز، تلاوت قرآن، اللہ تعالیٰ انبیا اور اولیا کا ذکر یا اس کی مثل کلام سنا ہے تو خواب کی تعبیر نیک ہوگی اگر اس نے نامبارک بات جیسے گالی یا گریہ یا اس کی مثل ناخوش گوار بات سنی ہے تو خواب کی تعبیر بری ہوگی۔ ایسے ہی ''تعبیر بہ بصر'' بھی ہے۔ اس کا تعلق بھی تعبیر بتانے والے سے ہے یعنی جب خواب بیان کیا جارہا تھا تو اس نے کیا دیکھا۔ اگر ایسی بات دیکھی جو نیک فال ہو جیسے اچھا چہرہ یا گھوڑے کی شکل اور

ایسی ہی چیزیں تو خواب کی تعبیر نیک ہوگی۔ اگر برا چہرہ اور بری صورت دیکھی جو نیک فال خیال نہیں کی جاتیں تو اس صورت میں خواب کی تعبیر بری ہوگی۔ خواب کی تعبیر بتانے والے پہلی قسم کو ''تعبیر بسمع'' اور دوسری قسم کو ''تعبیر بہ بصر'' کہتے ہیں۔

غالباً اسی مجلس میں فرمایا کہ حضرت شیخ فرید الدین گنج شکرؒ جب بھی کوئی خواب دیکھتے تھے تو اس کی تعبیر جاننے کی بہت کوشش فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے خواب دیکھا اور اس کی تعبیر کے لیے بہت غور وفکر کیا لیکن کوئی مناسب تعبیر حاصل نہ ہوئی، یہاں تک کہ قرآن شریف سے فال دیکھی، اس میں بھی ایک ایسی آیت برآمد ہوئی جس سے تعبیر کے نیک وبد کا پتہ نہ چلتا تھا۔ بس بین بین تھی۔ آخر الامر حضرت شیخ نظام الحق والدینؒ نے عرض کیا۔ یا شیخ! آپ کے خواب کی تعبیر نیک ہے گنج شکرؒ نے دریافت فرمایا، تم نے یہ بات کس طرح معلوم کی؟ انھوں نے عرض کیا کہ جس وقت آپ خواب بیان فرما رہے تھے تو آپ کا دایاں دست مبارک آسماں کی جانب حرکت کر رہا تھا، اس صورت حال سے میں نے جانا کہ خواب کی تعبیر خیر کے ساتھ ہوگی۔ پھر رویت باری تعالیٰ کا ذکر آ گیا (فرمایا) خواب کی تعبیر سے متعلق ابن سرینؒ[۱] فرماتے ہیں کہ جو شخص حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھے وہ شخص دنیا میں امن میں رہے گا، دونوں جہانوں میں نیک بخت ہوگا اور اسے بہشت نصیب ہوگی۔ اگر کافر ایسا خواب دیکھے تو ایمان لائے گا۔ اگر فاسق یہ خواب دیکھے تو اسے توبہ نصیب ہوگی۔ اگر ظالم بادشاہ یہ خواب دیکھے تو عادل ہوجائے گا۔ درویش دیکھے تو تونگر ہو جائے گا۔ اُس شہر میں عدل وانصاف جاری ہوگا۔

طرح طرح کے خوابوں کا ذکر

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ شیاطین ہر شکل کے مشابہ ہوکر سامنے آ سکتے ہیں لیکن رسول علیہ السلام کی شکل میں نہیں آ سکتے (اس کی انھیں قدرت ہی نہیں ہے) اسی سلسلے میں فرمایا کہ بغداد میں قلندروں کی ایک جماعت آئی اور ایسے اطوار شروع کر دیے جو اہل سنت وجماعت کے خلاف تھے۔ شہر کے علما اور فصحا جمع ہوئے اور ان کے قتل کرنے کا فتویٰ دے دیا۔ مولانا برہان الدین جو بغداد کے علما کے پیشوا اور راست گفتار اہل بلاغت کا خلاصہ تھے، اس معاملے کے پیش کار بنے اور یہ معاملہ سلطان کی خدمت میں عرض کیا، سلطان نے تعظیم وتکریم بجالانے کے بعد کہا کہ کل میرے پاس سوال فتویٰ روانہ کیا جائے تا کہ فیصلہ کروں۔ مولانا اپنے گھر آ گئے۔ رات خواب میں دیکھا کہ ان کے والد کی شکل میں ایک نورانی شخص ہے جو کہہ رہا ہے، اے بیٹے! تو کس خیال میں گرفتار ہے۔ خلقِ خدا کو خدا کے حوالے کر اور یہ کہہ کر وہ شکل غائب ہوگئی۔ مولانا خواب سے جاگے تو بہت فکر مند ہوئے کہ اب کیا کروں؟ (اسی تشویش میں) نیند آ گئی۔ حضرت رسول علیہ السلام کی عالم آرا اور مشکل کشا شکل خواب میں نمایاں ہوئی، فرمایا تم ہرگز اپنے دل میں تردد نہ کرو۔ وہ ابلیس کی صورت تھی جس نے دھوکہ دیا

---

[۱] (آپ کا پورا نام محمد ابن سیرین تھا۔ آپ مفتیان بصرہ میں بلند مرتبے کے حامل تھے۔ فقیہ، امام، وسیع العلم اور خواب کی تعبیر بتانے کے ماہر تھے۔ ۱۱۰ھ میں وفات پائی۔ ملاحظہ فرمائیں ''تاریخ فقہ اسلامی'' از علامہ محمد الخضری۔ اردو ترجمہ از مولانا عبد السلام ندوی۔ اسلام آباد، سال ندارد، ص ۲۳۰۔۲۳۱)

اورتم سے شرع درست کرنے کی بات کی۔ اب تم پر لازم ہے کہ پوری آمادی سے اٹھو، شریعت پر کاربند ہوجاؤ اور ان کے قتل کرنے کا فتویٰ دو کیوں کہ بدعت کو جڑ سے اکھاڑنا انتہائی اہم کام ہے۔ مولانا (اس بشارت سے) بہت خوش ہوئے اور شریعت کا حکم پورا کیا۔

خواب میں حمائل (چھوٹا قرآن شریف جو گلے میں لٹکایا جاتا ہے) پانا بہت اچھا ہے۔ اس بات کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے کہ خواب کی تعبیر ہر شخص کی نسبت سے جو زاہد ہو، فاسق ہو یا صوفی ہو جدا جدا ہوتی ہے۔

بیان کیا گیا ہے کہ حضرت امام اعظمؒ نے خواب میں دیکھا کہ وہ حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر منورہ کو کھود رہے ہیں، ہڈی کی خاک کو الٹ پلٹ اور پراگندہ کررہے ہیں۔ صبح ہوئی تو امام اعظمؒ بہت پریشان اور فکرمند ہوئے۔ ایک شخص کو یہ پیغام بھیجا کہ تم ابن سیرین کے پاس جاؤ اور کہو کہ تم نے یہ خواب دیکھا ہے (اس کی تعبیر کیا ہے) وہ شخص ابن سرین کے پاس گیا اور کہا کہ میں نے یہ خواب دیکھا ہے۔ حضرت ابن سرین نے فرمایا کہ یہ آپ کا خواب نہیں ہوسکتا البتہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے دیکھا ہوگا۔ جایئے اور انھیں خوش خبری دیجیے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کی خاک اور شریعت کے مغز کو دنیا کے اطراف میں پہنچائیں۔ اگر کسی دوسرے شخص نے یہ خواب دیکھا ہوتا تو ابن سرین اس کی تعبیر دوسری طرح کرتے۔

عبدالملک بن مروان نے خواب دیکھا کہ اس کی کسی دشمن سے جنگ ہوگئی ہے۔ دشمن نے اسے زیر کرکے چومیخا کردیا ہے۔ جب عبدالملک بیدار ہوا تو کہا کہ رات میں نے برا خواب دیکھا۔ اس نے ایک شخص کو ابن سیرین کی خدمت میں بھیجا اور حکم دیا کہ تم اپنی طرف سے یہ خواب بیان کرکے تعبیر دریافت کرنا۔ ابن سیرینؒ نے خواب سنا اور کہا کہ یہ خواب تم نے نہیں دیکھا اگر دیکھا ہوگا تو عبدالملک بن مروان نے دیکھا ہوگا۔ جاؤ اور انھیں بشارت دو کہ آپ اطراف زمین پر قبضہ کریں گے اور دشمن کو زیر کریں گے۔

حضرت قدوۃ الکبراؒ فرماتے تھے کہ خواب جھوٹے بھی ہوتے ہیں۔ ان کی تین قسمیں ہیں۔ پہلی قسم کو ''خواب ہمت'' کہتے ہیں۔ دوسری قسم کا نام ''خواب علت'' ہے۔ تیسری قسم کو اضغاث واحلام (پراگندہ خواب) کہتے ہیں۔ پہلی قسم کا اجمال یہ ہے کہ لوگوں کو بیداری میں کسی چیز کا خیال پیدا ہوتا ہے جب سوتے ہیں تو اس چیز کو خواب میں دیکھتے ہیں جیسے بھوکا پیاسا شخص خواب میں روٹی اور پانی دیکھتا ہے۔ دوسری قسم یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مرض یا بیماری میں گرفتار ہے اور اس کے درد سے نالاں ہے۔ ایسا مریض شخص خواب میں خوف وہراس دیکھتا ہے۔ تیسری قسم یہ ہے کہ لوگ خواب میں شیطان کو دیکھتے ہیں یا اُن پر غسل واجب ہوجاتا ہے۔ ایسے خوابوں کی کوئی تعبیر نہیں ہوتی۔

کافر کے خواب کی تعبیر ایسی ہی ہوتی ہے جیسی مومن کے خواب کی ہوتی ہے لیکن مومنوں کے خواب کافروں سے افضل ہوتے ہیں۔ اسی طرح عالم کا خواب جاہل سے، مرد کا خواب عورت سے اور بادشاہ کا خواب رعیت سے افضل ہوتا ہے۔